سوال

(1)ہر کام شروع کرنے پہلے بسم اللہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جمیع امور لیک مثل وقت وضو یا کھانے یا پینے یا وقت جماع وغیرہ کے سوائے شروع سورہ قرآن شریف کے پوری بسم اللہ یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنی سنت ہے یا فقط بسم اللہ پر اکتفا کرنا چاہیے۔ اور درصورت پوری بسم اللہ پڑھنے کے بدعت ہوجاتی ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

میرے فہم میں یہ سب تشددات ہیں الفاظ ماثورہ پر اگر کچھ الفاظ حسنہ زیادہ ہوجاویں تو کوئی مضائقہ نہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح مسلم وغیرہ کتب حدیث میں موجود ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ تلبیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی قدر تھا :

"لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ لَبَّیکَ لَاشَرِیکَ لکَ لَبَّیکَ... اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لکَ وَالْمُلْکُ لَاشَرِیکَ لکَ"[1]

اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس پر یہ کلمات زیادہ کرتے تھے :

"لَبَّیکَ لَبَّیکَ وَسَعْدَیکَ، وَالْخَیرُ بِیدَیکَ، لَبَّیکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیکَ وَالْعَمَلُ"[2]

بہت مواضع ثابت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اور علماء اسلام الفاظ ماثورہ پر درود شریف اور دعوات میں بعض الفاظ زیادہ کرتے تھے۔ اور یہ تعامل بلانکیر جاری رہا نماز میں بھی اگر ادعیہ ماثورہ پر زائد دعا پڑھی جائے تو کوئی مذائقہ نہیں دیکھو صحیح بخاری وغیرہ کتب حدیث میں ہے ایک شخص نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتا تھا قومہ میں یہ دعا پڑھی :

"رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیہِ،"[3]

جس وقت آپ نماز سے فارغ ہوگئے آپ نے فرمایا یہ کلمات کس نے پڑھے ایک روایت میں ہے کہ آپ نے تین دفعہ فرمایا صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین ساکت ہوگئے اور پڑھنے والا ڈر گیا کہ شاید آپ میرے پڑھنے سے ناراض ہوگئے آپ نے فرمایا :

"مَنِ الْقَائِلُ الْكَلِمَةَ ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا"

یعنی کس نے یہ کلمات کہے ہیں اس نے کوئی بُری بات نہیں کی پھر وہ شخص بولا :

"قَالَ : مَنِ الْمُتَكَلِّمُ ؟ قَالَ : أَنَا، قَالَ : رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ"

یعنی تیس سے زیادہ کچھ فرشتے اس کے لکھنے کے واسطے آئے تھے ہر ایک چاہتا تھا کہ میں اس کو پہلے لکھوں۔ اس سے صاف ثابت ہوا کہ ماثور پر زیادت جائز ہے کیونکہ یہ دعا اس شخص نے اپنی طرف سے ماثور پر زیادہ کی تھی اگر یہ تعلیم نبوی ہوتی تو خوف کس بات کا تھا جس سے وہ سکوت کرتا رہا اور جواب نہ دے سکا اسی طرح ایک شخص نے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چھینک کر یہ دعا پڑھی۔

"الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى،"

آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دو دفعہ پوچھا یہ پڑھنے والا کون تھا کوئی نہ بولا تیسری دفعہ پھر پوچھا آخر وہ شخص بولا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑھا :

"فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا، أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا"[4]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ اوپر تیس فرشتے دُور سے ان کلمات کے لیے کون اوپر لے جاوے گا۔

رواہ ابوداود والترمذی والنسائی حدیث میں فقط چھینک کے واسطے اس قدر وارد ہے :

"الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ"[5]

یہ زیادت اس شخص نے اپنی طرف سے کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تحسین فرمائی اس کے نظائر بکثرت ہیں اگر کل کا استعیاب کیا جاوے تو ایک مستقل کتاب بنے گی۔ غرض یہ کہ اس قسم کے زیادات بدعت سے نہیں بلکہ :

"فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ"[6]

میں داخل ہیں فقط عبدالجبار عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :

اس مسئلہ کی تحقیق عون المعبود شرح سنن ابی داوٗد صفحہ 409 جلد 4 میں بسط کے ساتھ کی گئی ہے من شاء زیادۃ التحقیق فلیراجع الیہ کتبہ محمد عبدالرحمان المبارکفوری عفا اللہ عنہ۔

---

[1] ۔ میں تیری جناب میں حاضر ہوا ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں حمد اور نعت تیری ہے بادشاہی تیری ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

[2] ۔ میں تیری بابرکت جناب میں حاضر ہوں بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے میں حاضر ہوں تمام رغبتیں اور عمل تیرے ہی لیے ہیں۔

[3] ۔ اے اللہ تیرے ہی لیے تعریف ہے بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی تعریف۔

[4] ۔ سب تعریفیں اللہ ہی کی ہیں بہت زیادہ تعریف پاکیزہ اور برکت والی جیسی ہمارا رب پسند کرے اور جس پر راضی ہو۔

[5] ۔ ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔

[6] ۔ جو خوشی سے زیادہ نیکی کرے وہ اس کے لیے بہتر ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد : 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءۃ : صفحہ : 1

محدث فتویٰ